سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 23۔ جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 16۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 13

927

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 منظور کیا جائے۔

928

3۔ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر1بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر3نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر28بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

929

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ، 23۔ جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 16۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ
لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ
مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَـٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ
أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾

سورۃ النّساء آیت 92

اور کسی مومن کو شایان نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں اگر وہ معاف کر دیں (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثان مقتول کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ (کفارہ) اللہ کی طرف سے (قبول) توبہ (کے لئے) ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا اور بڑی حکمت والا ہے (92) **وما علینا الا البلاغ o**

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج ایجنڈے پر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں اپنا point withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد دوبارہ
جناب ڈپٹی سپیکر 11 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے پر دوبارہ پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 12 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وقفہ سوالات شروع ہوتے ہی کورم کی نشاندہی پر سوالات کا وقت ختم ہونے کے بعد سوالات دوبارہ شروع کرنے پر جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے پہلا سوال بولا تو کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا تو کیا اب وہ وقفہ سوالات دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے یا وہ hour پورا ہو گیا ہے میں اس پر آپ کی ruling چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی اور اس سے پہلے ہی کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا تھا اس لئے اجلاس adjourn ہو گیا تھا ناں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ اسمبلی کا ریکارڈ چیک کریں کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر یہ محکمہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی ناں اور کورم کی وجہ سے اجلاس adjourn ہو گیا تھا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

دوبارہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد

اجلاس کی کارروائی شروع کرنے پر متعلقہ رولز کا حوالہ دینے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم جن رولز کے تحت پنجاب اسمبلی کا سیشن چلاتے ہیں تو اس کے اندر یہ موجود ہے کہ پانچ منٹ کی گھنٹیاں بجانے کے بعد آپ پندرہ منٹ کا وقفہ کریں گے یعنی پندرہ منٹ سے لے کر آدھے گھنٹے تک لیکن اس کے بعد بھی اگر کورم پورا نہیں ہوتا تو آپ کو یہ سیشن ملتوی کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کس رول کے تحت دوبارہ پھر پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو ملتوی کیا اور اس کے بعد اس اجلاس کو شروع کر دیا ہے؟ اس قانون اور رولز کے متعلق بتایا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ بتائیں کہ کس رول میں یہ لکھا ہوا ہے جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ رول پڑھ کر آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال! Please be seated میں آپ کو پڑھ کر بتاتا ہوں۔

> This is the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. If at any time during a sitting of the National Assembly the attention of the person presiding is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Assembly is present, he shall either adjourn the Assembly or suspend the meeting until at least one-fourth of such membership is present.

آپ پڑھ لیں۔

This is the Constitution of Pakistan. I am talking about the Constitution of Pakistan. This is above the Rules of Procedure and above everything.

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم کئی دہائیوں سے اس کتاب کے مطابق اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، This is above everything جناب نصیر احمد! This is not! the way میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے this is above every thing

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات سن رہے ہیں لیکن۔۔۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جناب نصیر احمد! sorry جی۔ Be seated Question Hour. جی، First question is from رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 171 ہے کیا وزیر موصوف اس سوال کا جواب clause by clause پڑھ کر دینا پسند فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو اس وقت کروں گا جب وزیر موصوف جواب پڑھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی سلانوالی پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*171: رانا منور حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ آئے گی؟

(ج) کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی کے ترقیاتی بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کریں نیز ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) میونسپل کمیٹی سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ فیس میں خُورد بُرد انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر التواء ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف)

I۔ مالی سال 19-2018 کے دوران کل 32 کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کل ایلوکیشن۔/4,68,00,000 روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

ii۔ مالی سال 19-2018 میں مبلغ۔/61,00,000 روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ نومبر 2017 سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے PFC ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی مالی سال 19-2018 میں کل رقم ۔/4,68,00,000 روپے خرچ آئیں گے۔

میونسپل کمیٹی سلانوالی کی اے ڈی پی مالی سال 19-2018 میں کل رقم ۔/61,00,000 روپے خرچ آئیں گے۔

(ج) میونسپل کمیٹی سلانوالی نامکمل جاری شدہ اور کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو 30.06.2019 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا ترقیاتی بجٹ مالی سال 19-2018 ۔/61,00,000 روپے ہے۔ میونسپل کمیٹی، سلانوالی کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ جات کے بارے میں کیس انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر کارروائی ہے نیز جو بھی نقشہ جات برائے منظوری میونسپل کمیٹی سلانوالی میں آتے ہیں ان کی فیس شیڈول کے مطابق وصول کر کے میونسپل کمیٹی سلانوالی فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ سوال pending ہوا تھا کیونکہ ایک ہفتہ پہلے بھی لوکل گورنمنٹ سے متعلق سوالات تھے تو اس دن یہ سوال شامل تھا اور اس دن اچھی خاصی بحث ہوئی تھی چونکہ سوال کا جواب ٹھیک نہیں تھا لہٰذا منسٹر صاحب نے میری request پر اسے pending کروایا تھا تو آج دوبارہ سے اس سوال کا پھر وہی جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ سے منسٹر صاحب اس جواب کو پڑھ کر سنائیں تاکہ معزز ایوان میں ممبران سن لیں اور اس کے بعد میں اس پر ضمنی سوال کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پہلے منسٹر صاحب! جواب پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! جواب آگیا ہے آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! نہیں۔ منسٹر صاحب میرے سوال کے جواب کا پہلا part پڑھیں پھر میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جب پہلے سوال کیا تھا تو اس وقت یہی کہا تھا کہ اس کے اندر آپ نے دو چیزوں کی نشاندہی کی ہے جس میں ایک ضلع کونسل سرگودھا اور دوسری میونسپل کمیٹی سلانوالی ہے۔ ضلع کونسل سرگودھا کا بجٹ چار کروڑ 68 لاکھ روپے تھا جبکہ سلانوالی کے لئے 61 لاکھ روپے تھا۔ ان کی پی پی۔79 چونکہ میونسپل کمیٹی سلانوالی کے اندر آتی ہے اسی لئے اس کا بجٹ 61 لاکھ روپے تھا۔ اس حوالے سے پوری تفصیل لکھ دی گئی ہے اگر میرے بھائی کوئی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے بتا دیں میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں جس کے جواب میں ہے کہ مالی سال 2018-19 کے دوران کل 32 کام propose کئے گئے جن کی کل allocation چار کروڑ 68 لاکھ روپے تھی۔

جناب سپیکر! میں نے تو amount پوچھی ہی نہیں بلکہ میں نے پی پی۔79 میں ضلع کونسل کے تحت اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت جو سکیمیں انہوں نے propose کی ہیں، ان کی تفصیل مانگی ہے کیونکہ ابھی صوبائی اسمبلی کا بجٹ نہیں آیا تھا تو اس سے پہلے میں نے یہ سوال جمع کروایا تھا۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ ضلع کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کا جو اس وقت نظام چل رہا ہے، جب سے اس حکومت نے اپنا کام شروع کیا ہے جب سے handover and takeover ہوا ہے تو اس وقت سے پی پی۔79 کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل کیا ہے؟ میں نے تو بجٹ کی تفصیل پوچھی نہیں ہے چونکہ منسٹر صاحب نے ٹائم لیا تھا اور اس دوران اگر انہوں نے محکمہ سے پوچھ لیا ہے تو بتانا پسند کریں گے کہ اس حلقہ میں کتنی سکیمیں اس وقت intact ہیں یا ان کا کام رکا ہوا ہے اور کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! جس طرح اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے میرے بھائی کی تحصیل چونکہ سلانوالی ہے تو اس وقت یہاں سکیموں کی تعداد پندرہ ہے اور ہر سکیم کی tendering کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ نومبر 2017 سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کے against کوئی ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس کا جز (ب) پڑھیں گے تو میرے خیال میں وہ سرگودھا کا ہے اور آپ کے حساب سے اس کے نیچے دوسری لائن میں میونسپل کمیٹی سلانوالی کی ADP مالی سال 19-2018 میں 61 لاکھ روپے کی رقم خرچ آئے گی جبکہ اس کی ترقیاتی سکیموں کو 30۔ جون 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر چاہیں تو میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل علیحدہ لے کر دے دوں گا کہ ایک ایک سکیم کی مد میں کتنے کتنے پیسے لگ رہے ہیں۔ اس میں سے ٹوٹل کر کے آپ چیک کر لیجئے گا کہ کیا یہ پوری ہیں یا نہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں ابھی بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ پچھلی دفعہ جو سیشن میں جواب پیش کیا گیا اب بھی وہی من و عن منسٹر صاحب جواب پڑھ رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے تو وہ معزز ممبر کو فراہم کر دیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں انہیں دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! منسٹر صاحب سے detail لے لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس حوالے سے پچھلے اجلاس میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بات ہوئی تھی اور اب بھی میں وہی اپنی بات دہرا رہا ہوں کہ میں نے اپنے سوال میں پی پی۔79 کی سکیموں کی تفصیل پوچھی ہے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ دو تحصیلوں پر محیط ہے جس میں تحصیل سرگودھا کا حصہ بھی آتا ہے اور تحصیل سلانوالی پوری ہے کیونکہ میونسپل کمیٹی تو 14 وارڈوں پر مشتمل ہے جس پر صوبائی اسمبلی کا حلقہ بن سکتا ہے اور نہ ہی 61 لاکھ روپے کے بجٹ سے ایک تحصیل کا گزارہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ پچھلی دفعہ بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہماری میونسپل کمیٹی سلانوالی کے کونسلروں نے ایک application سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو فائل کی کہ میونسپل کمیٹی سلانوالی کا بجٹ 61 لاکھ روپے بتایا گیا ہے لیکن انہوں نے ٹینڈرز 2 کروڑ روپے کے لگا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بجٹ 61 لاکھ روپے کا ہے تو میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کو کس نے اجازت دی ہے کہ وہ 2 کروڑ روپے کے ٹینڈرز لگائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں معزز بھائی کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی جو تفصیل ہے یہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں آپ ذرا اس کو چیک کر لیں اگر اس کے بعد بھی آپ کا کوئی سوال رہ جاتا ہے تو معزز ممبر کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ تفصیل ساری میرے پاس ہے۔ میں نے اس کا ایک ایک صفحہ پڑھ لیا ہے، پوری چیزیں میں نے دیکھ لی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر سے گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ نے منسٹر صاحب کو صحیح طور پر بریف نہیں کیا۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ اس کو اگلے سیشن کے لئے pending کر لیں کیونکہ یہ تفصیل sufficient نہیں ہے---

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے موقع دیں۔ یہ تفصیل جو میرے پاس موجود ہے اس کو معزز ممبر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! آپ اس تفصیل کو دیکھ لیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اس تفصیل کو پڑھنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہوں تو میں نے معزز ممبر کو پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ آپ کو مطمئن کرنا میرا فرض ہے۔ اگر آپ اس کو اگلی دفعہ کے لئے pending کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اُس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے اس سوال کو floor پر رہنے دیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اس تفصیل کو پڑھ لیں اگر یہ اس کے بعد بھی مطمئن نہیں ہیں تو آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کر لوں گا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہی ایک مسئلہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال رانا منور حسین! پلیز۔ آپ کو منسٹر صاحب detail provide کر رہے ہیں۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ ایک fresh question ڈال دیں۔ simple سی بات ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں آپ کے اس روّیے پر واک آؤٹ کر رہا ہوں میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا منور حسین واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 621 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*621: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے شہر منڈی احمد آباد کے محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت نہ ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے ناکارہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ علاقہ جات میں سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے نیز حکومت کب تک مذکورہ علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے شہر منڈی احمد آباد کے محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت نہ ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں۔ جن میں ایک دفتر میونسپل کمیٹی اور دوسرا واٹر ورکس میونسپل کمیٹی سٹی روڈ پر واقع ہے جبکہ میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کے پاس ایک عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہے جو کہ ریلوے لائن کے قریب واقع ہے۔ تینوں درست حالت میں موجود ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی بصیرپور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد کے پاس بجٹ کی کمی کی وجہ سے نئے فلٹریشن پلانٹ کے لئے سال 19-2018 میں بجٹ موجود نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ بھی جاری نہ ہوئی ہے۔ جیسے ہی میونسپل کمیٹی بصیرپور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوں گے تو دونوں میونسپل کمیٹیاں ہاؤس کی منظوری کے بعد نئے فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سوال کا جز (ج) ہے اس پر مجھے اعتراض ہے۔ میرا سوال تھا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ مذکورہ قصبہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کو ڈیپارٹمنٹ نے totally misguide کر دیا ہے کیونکہ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں ہاؤس میں کھڑا ہو کر confident ہو کر کہہ رہا ہوں کہ یہ hundred percent درست ہے کہ گندے پانی کی وجہ سے ہر تیسرا شخص وہاں پر ہیپاٹائٹس کا مریض ہے۔ وہاں پر آر ایچ سی منڈی احمد آباد کا ریکارڈ چیک کروالیں جتنی اموات ہو رہی ہیں ہر دوسرا شخص ہیپاٹائٹس کی وجہ سے فوت ہو رہا ہے تو اس کے متعلق clear کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسرا اس میں میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ کیا سال 19-2018 میں وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا گورنمنٹ کا ارادہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بڑا مزے دار جواب آگیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے میونسپل کمیٹی بصیرپور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کے پاس بجٹ کی کمی کی وجہ سے نئے فلٹریشن پلانٹ کے لئے سال 19-2018 میں بجٹ موجود نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ بھی جاری نہ ہوئی ہے۔ جیسے ہی میونسپل کمیٹی بصیرپور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوں گے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کرلیں اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اب سوال یہ ہے کہ گرانٹ دو قسم کی ہے ایک ڈویلپمنٹ گرانٹ اور ایک نان ڈویلپمنٹ گرانٹ تو نان ڈویلپمنٹ گرانٹ جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے وہ جا رہی ہے۔ ڈویلپمنٹ گرانٹ تو جا ہی نہیں رہی تو دونوں کمیٹیز default میں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا گورنمنٹ سے سوال تھا کہ کیا محکمہ لوکل گورنمنٹ 2019-20 میں بھی فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کہی ہے وہ بالکل ٹھیک کہی ہے میں معزز ممبر سے معذرت چاہتا ہوں یہ جو بات لکھی گئی ہے یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے اس کے اندر معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے اس میں ہیپاٹائٹس جیسے مریض وہاں پر ضرور ہیں یہ کوئی ایسا شہر یا کوئی ایسا قصبہ یا کوئی ایسا گاؤں نہیں ہے جہاں پر ہمارے پنجاب میں لوگ ہیپاٹائٹس کے شکار نہیں ہیں اس کے لئے میں اپنے بھائی سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو آپ کی بات ہے اُس کے اوپر جو تفصیل ہے وہ میں آپ کو انشاءاللہ دے دوں گا لیکن میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ آپ کو جہاں پر کوئی نشاندہی کرنی ہے کہ جہاں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگنے ہیں وہ میرے نوٹس میں لے آئیں تو ہم انشاءاللہ جو ہمارا اگلا مالی سال کا بجٹ ہے اُس کے اندر آپ کی جو سکیمز ہیں جس کے اندر واٹر فلٹریشن پلانٹس شامل ہیں یہ حکومت کی priority ہے کہ ہم صاف پانی مہیا کریں اس کے لئے اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں آرہا ہے جیسے ہی اتھارٹی کا قیام ہو جائے گا آپ کی جو نشاندہی ہو گی جہاں جہاں جس ایریا میں ہم وہاں پر آپ کو واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایریا identify کر کے منسٹر صاحب کے ساتھ شیئر کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔ بہت مہربانی یہ جو منڈی احمد آباد کے کچھ areas سوال میں ہی identify ہیں اگر ہاؤس میں منسٹر صاحب ensure کر دیں کہ next financial year میں وہ اس پر کام شروع کروا دیں گے میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایریا identify کر دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! منڈی احمد آباد کا محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام اور

They belong to Municipal Committee, Mandi Ahmadabad, District Okara.

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے جس طرح نشاندہی کی ہے ہم یہ بھی کر دیں گے لیکن اگر الگ سے معزز ممبر مجھے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر اُس کی نشاندہی کر کے دے دیں، جگہیں بتا دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ priority پر میں کروا دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں منسٹر صاحب کا on the floor of the House شکر گزار ہوں کہ انہوں نے admit کیا کہ یہ جو ہیپاٹائٹس کا مرض ہے یہ صرف اس علاقہ میں نہیں یہ ہر جگہ پر پنجاب میں ہے تو کیا اسی طرح میونسپل کمیٹی کمیر ہے وہاں پر بھی فنڈز موجود ہیں لیکن وہاں پر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی اگر اجازت دے دیں تو وہ ایک علاقہ مستفید ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ identify کر دیں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب مہربانی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ بھی پنجاب کا حصہ ہے جو میں بتا رہا ہوں۔

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو نشاندہی کی ہے اگر وہ مجھے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں تو میرے لئے آسانی ہو گی۔ جو ہماری صاف پانی کی واٹر اتھارٹی بن رہی ہے اُس کے اندر یہ جو mapping ہے اس کے مطابق ہر گاؤں میں، ہر قصبہ کے اندر واٹر فلٹریشن پلانٹ کی نشاندہی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ ہم priority پر پینے کے صاف پانی کے معاملے کو حل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے first time اسمبلی فلور پر محکمہ کی رپورٹ کو غلط محسوس کیا اور admit کیا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا floor پر غلط رپورٹ بھیجنے والے کے خلاف کوئی کارروائی کرنا پسند کریں گے؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے جو بات کی ہے لیکن میں انہیں بتا دوں میرے خیال میں محکمے کی طرف سے آنے سے زیادہ یہ شاید کوئی clerical mistake ہو گی جس کے اندر انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ میرے خیال میں اُس کے درست نہ ہونے کی تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ یہ بالکل سو فیصد درست ہے اسی لئے میں آپ سے معافی کا خواستگار بھی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال میں کیا add کریں گی؟ آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! جو water diseases ہے وہ ہیپاٹائٹس (اے) ہے جو کہ killer نہیں ہے killer ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) ہیں وہ water born نہیں ہیں اُس کی اور reasons ہیں تو میں اپنے وزیر صاحب کی عظمت کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اُس غلطی کا اعتراف کر لیا ہے جو اُن کے محکمے کی غلطی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جی، اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! No Point of order۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! رولز کی بات ہے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لے لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! رولز کے خلاف یہ ہاؤس چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! آپ سینئر ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر اپنے سوال کا جواب منسٹر صاحب سے لے رہے تھے تو اسی دوران پتا نہیں کیا ہوا شاید کوئی خفگی ہوئی تو معزز ممبر واک آوٹ کر گئے تھے تو مہربانی کر کے معزز ممبر کو واپس ہاؤس میں لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری! آپ ذرا رانا منور حسین کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی جب کورم کی بات ہوئی تو آپ نے کہا کہ یہ constitution کے 55(2) میں لکھا ہے اور اس وجہ سے یہ ہاؤس چل سکتا ہے تو کیا ہمارے رولز آف پروسیجر اس کو elaborate کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب آپ ایک dead issue کو کیوں issue بنانا چاہ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ صرف یہ کہہ دیں کہ یہ رولز آف پروسیجر غلط ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! be seated میں آپ کو تھوڑا بتاؤں کہ Constitution سب سے زیادہ سپریم ہے۔ .that's it آپ سمجھ گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میری عرض سنیں۔ بے شک Constitution supreme ہے لیکن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ کو Constitution book provide کر دیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ انگریزی پڑھ لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے انگریزی تو آتی ہے لیکن رولز کا کیا کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ پھر یہ پڑھ لیں، یہ Rules under the Constitution بنے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں کہ یہ رولز آف پروسیجر غلط ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رولنگ آچکی ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو پچھلے دور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا ٹھیکہ دیا گیا تھا، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ کمپنی ان پانچ نکات کی پابند ہے اس میں ایک کنٹینرز ویسٹ کولیکشن، ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن، مکینیکل سوئیپنگ، مکینیکل واشنگ اور مینول سوئیپنگ ہے تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف لاہور شہر کے پوش علاقوں میں

ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن ہورہی ہے یا پھر شہر کے اندرون علاقوں میں بھی یہ ڈور ٹو ڈور اور مکینیکل واشنگ ہورہی ہے یا نہیں kindly مجھے ذرا اس کے بارے میں بتادیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا منور حسین واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو اس معاہدے کے تحت کی گئی تھیں اور ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! پچھلے سات سال پہلے یہ معاہدہ ہوا تھا، 320 ملین ڈالر کا یہ معاہدہ ہے اور اس پر تقریباً سوا ارب روپیہ مہینہ صرف لاہور کی سالڈ ویسٹ کے against ان کمپنیوں کو جارہا ہے، جو رزلٹ آنے چاہئیں تھے میں ان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور میری اس پر کافی دفعہ میٹنگز ہوچکی ہیں لیکن اب چونکہ یہ معاہدہ اپنے اختتام کی طرف جا رہا ہے اور اسی سال ختم ہوجانا ہے اس لئے جب اس پر نیا معاہدہ ہوگا اور جب ہم دوبارہ اسے ٹینڈر کریں گے تو میں پورے ہاؤس کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ شفاف طریقے سے ہوگا، اس پر ٹینڈر مانگے جائیں گے اور اس میں یہ چیزیں جو بتائی ہیں اس ٹینڈر کے دوران دیکھی گئی ہیں اس وقت ان کی نشاندہی ہوگی اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں ہم ان کو cover کریں گے۔ مکینیکل سوئیپنگ اور واشنگ سوئیپنگ ہورہی ہے لیکن جس طرح سے ہونی چاہئے اور جس طریقے سے اس کے رزلٹ آنے چاہئیں میں ان سے بھی مطمئن نہیں ہوں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اگر وہ کام نہیں کریں گے تو ہم ان کو دیکھ رہے ہیں لیکن ان کے اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کام میں کوتاہی کی صورت میں NWMC ٹھیکیدار سے کٹوتی / جرمانہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر موصوف نے on the floor of the House کہا ہے اور یہ معاہدہ بے شک پچھلے دور میں ہوا ہے اور جو گند ڈالا گیا ہے وہ پچھلے دور میں ڈالا گیا ہے لیکن جو وہ کام نہیں کر رہے تو ہمارے وزیر موصوف نے انہیں ابھی تک کتنا جرمانہ کیا ہے وہ ہمیں جرمانہ بتا دیں؟ ہم کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ اگر وہ کام نہیں کر رہے تو ہم ان کو جرمانہ کریں۔ اگر جرمانہ کیا ہے تو کتنا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس جرمانے کی حد صرف تین فیصد ہے اور ہم نے ان کو اس تین فیصد کے درمیان جرمانہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو اس کی تفصیل لے کر بتا دوں گا کہ ان کو ابھی تک کتنا جرمانہ کیا ہے لیکن جس طرح میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ یہ معاہدہ اب اپنے اختتام کی طرف جا رہا ہے اور جب اگلا معاہدہ ہو گا جو کہ اسی سال میں ہونا ہے تو یہ صرف لاہور کے لئے نہیں ہو رہا بلکہ پورے پنجاب کے جن بڑے شہروں میں جتنی بھی سالڈ ویسٹ کمپنیز ہیں تو ہم ساروں کے لئے یہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم نئے ٹینڈر call کر رہے ہیں اور اس کو نئے طریقے سے پلان کیا جا رہا ہے۔ اس میں پیسے بہت زیادہ دیئے گئے ہیں، ریٹ ڈالر میں دیا گیا ہے لیکن اس کے مطابق جو نتائج آنے چاہئیں وہ نہیں آ رہے تو اگلی دفعہ جب یہ معاہدہ ہو گا جو کہ شاید اسی سال کے mid تک ہو جائے گا۔ اس میں آپ کے جتنے بھی تحفظات ہیں ان کو ہم cover بھی کریں گے۔ یہ صرف لاہور میں نہیں ہو گا بلکہ سالڈ ویسٹ کمپنیز اس وقت سات مختلف شہروں میں ہیں اور ان ساروں میں یہ ہو گا۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کمپنیز کا دائرہ کار بڑھا کر مختلف شہروں میں لایا جائے۔ کمپنی بنانے میں اور اس کے استعمال میں کوئی issue نہیں تھا۔ اصل بات اس کی شفافیت کی تھی اور اس طریق کار کی تھی جس کے تحت یہ ٹینڈر دیئے گئے اور انشاء اللہ اس کو ہم اگلی دفعہ cover کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے منسٹر صاحب نے ابھی on the floor of the House بتایا ہے کہ سات شہروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پر عملدرآمد کرنے جا رہے ہیں تو ان میں ساہیوال بھی شامل ہے۔ یہ ساتوں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کو کب تک آپریشنل کرنے جا رہے ہیں اگر پچھلے ریٹس زیادہ تھے تو اب یہ اس میں کتنا فرق ڈالنا چاہ رہے ہیں اور اس میں گورنمنٹ کو کتنا فائدہ ہو گا یہ بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو ساہیوال کی بات ہے تو ساہیوال کی سالڈ ویسٹ کمپنی اس میں شامل ہے۔ جب اگلے ٹھیکے آئیں تو یہ جو فرق ہے ان کے بارے میں، میں آپ کو ابھی نہیں بتا سکتا کہ وہ فرق کیا ہو گیا لیکن جس دن آپ یہ ٹینڈر کرتے ہیں تو اس میں جو کمپنیز آئیں گی ان کی طرف سے bids آئیں گی جب وہ bids کھولی جائیں گی تو آپ کو بتایا جا سکے گا کہ اس میں اور آج کے ریٹس میں کیا فرق آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی چیز ہو گی وہ transparent ہو گی اور آپ سب کے سامنے کی جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں منسٹر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور کی سالڈ ویسٹ کمپنی نے ایک تو لاہور کو صاف کرنا تھا اور صفائی کے بعد ویسٹ سے بجلی بنانے کا بھی معاہدہ تھا تو آیا اس پر بھی کوئی کام ہوا یا وہ پیسے لیتے رہے ہیں اور اس پر کام کوئی نہیں ہوا، کیا منسٹر موصوف اس پر کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہمارے پاس جتنا بھی سالڈ ویسٹ اکٹھا ہوتا ہے وہ ایک dumping site پر پھینکا جارہا ہے اور پچھلے سات سالوں سے وہاں پر پھینکا جارہا ہے اور جس کے حالات بہت خراب ہیں۔ آپ نے جو بات کی ہے ہم اس پر کام کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ میں on the floor of the House آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف لاہور میں نہیں بلکہ ہمارے پنجاب کے جو اور چھ شہر ہیں جس میں ملتان، راولپنڈی، سیالکوٹ، فیصل آباد اور لاہور ہے ہم ان تمام شہروں کے اندر ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹس لے کر آنے والے ہیں اور انشاءاللہ ہم اسی سال ان پر کام شروع کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال تک آپ کے بڑے شہروں کا جتنا سالڈ ویسٹ ہوگا ہم اس تمام سے ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹ کے ذریعے سے انرجی لیں گے اور ان شہروں میں جتنی گندگی ہے وہ ساری کی ساری ختم ہو جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق جو پچھلی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا تھا اس میں یہ provision موجود تھی اور ان کو payment بھی ہوتی رہی تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا جن کمپنیز کے ساتھ سابقہ حکومت نے معاہدہ کیا تو انہوں نے اس معاہدے پر عمل کرتے ہوئے کوئی انرجی پر کام کیا جس کی ان کو payment ہوتی رہی؟ اگر اس بارے میں کچھ فرمادیں تو اس سے ہاؤس کی انفارمیشن میں اضافہ ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں معزز بھائی کی خدمت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے معاہدے کے تحت ایک ویسٹ ٹو انرجی پلانٹ لگانا تھا لیکن وہ پلانٹ نہیں لگایا گیا اور آج تک ایسی کوئی چیز practically نہیں ہوئی۔ اب ہمارے پاس صرف یہی آپشن ہے کہ جب ہمارا اگلا معاہدہ ہوگا اور جس کمپنی کے ساتھ ہوگا وہاں ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یہ ہمارا جتنا بھی سالڈ ویسٹ تمام بڑے شہروں سے اکٹھا ہو رہا ہے وہ سارے کا سارا انرجی کے لئے استعمال ہو۔ یہ جو بھی dumping site ہے جس سے ہم اپنی زمین بھی خراب کر رہے ہیں اور آب و ہوا بھی خراب کر رہے ہیں آئندہ یہ کام رُک جائے تاکہ نہ

صرف یہ شہر صاف ہوں گے بلکہ ہم جو سارا گند اکٹھا کرتے ہیں اور آب و ہوا کو بہت خراب کرتے ہیں اس کا بھی خاتمہ کریں گے۔ یہ چھ کے چھ پلانٹس جو پنجاب میں لگنے ہیں انشاءاللہ ان پر اسی سال کام ہو گا اور یہ اگلے سال تک سارے کے سارے مکمل ہوں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ پانچ سے زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میڈیکل ویسٹ کے حوالے سے کوئی plan ہے کیا اس کی incineration کے لئے incinerator لگا رہے ہیں۔ لاہور سے ہسپتالوں کا اتنا زیادہ ویسٹ ہے لیکن ابھی تک گورنمنٹ پبلک سائیڈ پر کوئی incinerator نہیں ہے۔ جو ایک دو پرائیویٹ incinerator کام کر رہے ہیں وہ بہت معاوضہ لے رہے ہیں اور ان کی کارکردگی بھی مناسب نہیں ہے لہٰذا وزیر صاحب بتائیں کہ اس سلسلے میں حکومت کا کیا پلان ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میں نے اس پر پانچ سات میٹنگز کی ہیں ابھی تک ہمارے پاس ایک incinerator ہے جو شاید چلڈرن ہسپتال میں لگا ہوا ہے جس میں تین یا چار ہسپتالوں کا ویسٹ آ رہا ہے اور اسے تلف کیا جا رہا ہے لیکن یہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ باقی سارے کا سارا ویسٹ privately جا رہا ہے اور اس کے بہت بھیانک نتائج ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں سرنجز دوبارہ مارکیٹ میں آتی ہیں اور دوبارہ استعمال ہوتی ہیں اور یہ بہت ہی نقصان دہ ہے اس لئے اسے فوری طور پر رُکنا چاہئے آپ نے جو نشاندہی کی ہے میں اس میں آپ کے ساتھ ہوں اور یہ کام ہماری priority پر ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ اسی سال ہسپتال کے ویسٹ کو تلف کرنے کا بھرپور نظام عمل میں آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوا۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*741: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے لاہور شہر کی صفائی کے لئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا جو ٹھیکہ دیا ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) اس کی ادائیگی کی شرائط کیا ہیں اور ادائیگی کس کرنسی میں ہو گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) ایل ڈبلیو ایم سی اور دو ترکش کمپنیاں البراک اور اوزپاک کے مابین ایک معاہدہ طے پایا گیا۔ جس کی رو سے مذکورہ کمپنیاں 320 ملین US ڈالر کے عوض صفائی، سالڈ ویسٹ اٹھانے اور لینڈ فل سائٹ پر کوڑے کو پہنچانے کے لئے فروری 2012 سے فیلڈ آپریشن شروع کرنے کی مجاز ہے۔ معاہدے کی رو سے کمپنیاں درج ذیل نکات کی پابند ہے:

1۔ کنٹینرز ویسٹ کولیکشن
2۔ ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن
3۔ مکینیکل سویپنگ
4۔ مکینیکل واشنگ
5۔ مینول سویپنگ

سات سالہ معاہدہ کے مطابق کام کی مقدار اور پیمائش یونٹس کی تفصیل:۔

مشینری	پیمائش یونٹ	البراک	اوزپاک	ٹوٹل
کنٹینر بیسڈ ویسٹ کولیکشن	ٹن	3,500,000	3,400,000	6,9000,000
ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن	ٹن	3,500,000	3,400,000	6,9000,000
مکینیکل سویپنگ	ہیکٹر	316,000	275,000	591,000
مکینیکل واشنگ	ٹیم ڈے	20,000	20,000	40,000
مینول سویپنگ	ٹیم ڈے	593,000	618,000	1,211,000

(ب) معاہدے کے مطابق سرانجام دی جانے والی سرگرمیوں کی پیمائش اور فی یونٹ قیمت معاہدے میں بیان کر دی گئی ہے۔ معاہدے میں درج تمام کام کا معاوضہ USڈالر میں مقرر کیا جائے گا جبکہ یہ معاوضہ ترک کنٹریکٹر کو پاکستانی روپوں میں ادا کیا جائے گا۔ معاہدے کے مطابق ڈالر کو پاکستانی روپے میں تبدیل کر کے ادائیگی کی جائے گی۔

ان بلوں کی ادائیگی کے لئے USڈالر مالیت کو پاکستانی روپوں میں تبدیل کر کے دیا جائے گا کنٹریکٹ کے تناظر میں جو کہ 30 فیصد مالیت تبدیل کی جاتی ہے۔ ایکسچینج ریٹ کے اوپر کنٹریکٹ کی تاریخ جیسا کہ ون USڈالر برابر ہے پاکستانی روپے 86.0092 جبکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے 70 فیصد ایکسچینج ریٹ مالیت تبدیل کی جاتی ہے

ایل ڈبلیو ایم سی ٹھیکیداروں کی جانب سے دعویٰ کی گئی رقم ادا کرنے سے پہلے اس بات کی مجاز ہو گی کہ وہ کام کی جانچ پڑتال، دعویٰ کی جانے والی رقم اور کام پیمائش کا موزانہ کرے کام میں کوتاہی کی صورت میں ایل ڈبلیو ایم سی ٹھیکیدار کو کٹوتی / جرمانہ کرنے کا حق رکھے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں شہر خموشاں کے منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

164: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر خموشاں لاہور کا منصوبہ کب شروع کیا گیا؟

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی جارہی ہے؟

(ج) یہ منصوبہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔ ماڈل قبرستان جولائی 2017 سے قائم ہے۔ لاہور کے موضع رکھ چیڈوکاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے

(ب) یہ منصوبہ تقریباً 160.00 ملین میں تکمیل کیا گیا ہے۔ اس رقم میں ریونیو اور Capital شامل ہے۔

(ج) یہ منصوبہ جولائی 2017 سے تقریباً 90 فیصد مکمل ہے۔ انشاء اللہ مالی سال 19-2018 میں یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

چنیوٹ شہر میں ٹریفک سگنل خراب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

226: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ شہر میں کس جگہ ٹریفک سگنل درست کام کر رہے ہیں یا خراب ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ روڈ بائی پاس، فیصل آباد روڈ بائی پاس، لاہور روڈ بائی پاس اور جھنگ روڈ جھمرہ چوک ایسے ہی فیصل آباد روڈ جھمرہ چوک پر آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے رہتے ہیں کیا ان رش کی جگہوں پر حکومت ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ختم نبوت چوک میں سولر لائٹیں نصب کی گئی تھیں ایسے ہی میونسپل کمیٹی کی حدود میں چنیوٹ کے چاروں روڈز پر لائٹیں لگائی گئی تھیں ان پر مکمل کتنا خرچ آیا ہے کیا اس وقت چاروں روڈز کی لائٹیں درست کام کر رہی ہیں نیز ان کی مرمت کا کام کس کے ذمہ ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) چنیوٹ شہر میں ختم نبوت چوک میں ٹریفک سگنلز عرصہ تقریباً 12/10 سال قبل بلدیہ چنیوٹ نے لگوائے تھے جو کہ پرانے ماڈل کے ہیں بار بار مرمت ہو چکے ہیں۔ اب قابل مرمت نہ ہیں۔ میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے جدید طرز کے اشارے لگوانے کے لئے تخمینہ تیار کیا ہے۔ مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے مزید کارروائی نہ ہو رہی ہے۔

(ب) چاروں بائی پاس محکمہ ہائی وے کی ملکیت ہیں۔ اگر فنڈز دستیاب ہوں تو میونسپل کمیٹی اشارے لگوانے کے لئے تیار ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے سرگودھا روڈ، جھنگ روڈ اور جھمرہ روڈ پر سٹریٹ لائٹس لگائی ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں۔ جس پر تقریباً 60 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ مزید بقایا حصہ جھنگ روڈ، جھمرہ چوک تا بائی پاس اور فیصل آباد روڈ، لاہور روڈ پر سٹریٹ لائٹس فنڈز کی کمی کی وجہ سے نہ لگائی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی بصیر پور میں صفائی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

261: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈیلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کے نام اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ شہر میں صفائی کروانے اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) متعلقہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے میونسپل کمیٹی بصیر پور اپنے کم وسائل کی بناء پر روزمرہ کے طور پر شہر میں صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھا رہی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کو شہر سے باہر ڈمپ کر دیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
کے ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

285: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس کمپنی کے کتنے ملازمین کنٹریکٹ / عارضی یا ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ڈیلی ویجز اور عارضی ملازمین کو کب سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی، اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کو کب تک تنخواہوں کی ادائیگی کر دی جائے گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں اسامیوں کی کل تعداد 4612 ہیں جن پر بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد 3831 جبکہ خالی اسامیوں کی تعداد 781 ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2867 ریگولر اسامیاں اور 590 ڈیلی ویجز اسامیاں فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو دسمبر 2013 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی جانب سے SAAMA ایگریمنٹ کے تحت ٹرانسفر ہوئی تھیں۔ اسامیوں کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کنٹریکٹ اسامیوں کی تعداد 405 ہے جن پر 159 ملازمین بھرتی ہیں اور 246 اسامیاں خالی ہیں۔ان 246 خالی اسامیوں پر 136 ملازمین کو ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔ علاوہ ازیں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 750 ویسٹ ورکرز ڈیلی ویجز کی بنیاد پر تعینات ہیں۔ یوں فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد 886 ہے اور اگر ان میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے ٹرانسفر ہونے والے 590 ملازمین کو بھی شامل کر لیا جائے تو ڈیلی ویجز ملازمین کی کل تعداد 1476 ہو جاتی ہے۔

(ج) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کسی بھی ڈیلی ویجز ملازم کی تنخواہ تعطل کا شکار نہ ہے۔ تمام ملازمین کو ہر ماہ وقت مقررہ پر تنخواہوں کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

فیصل آباد: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
کی گاڑیوں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

287: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنی اور کون کون سی گاڑیاں / ٹرک / موٹر سائیکل اور ٹریکٹر موجود ہیں؟

(ب) ان کے سال 18-2017 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) کون کون سی گاڑیاں کب سے خراب ہیں؟

(د) ان کو چلانے کے لئے کتنے ڈرائیورز ہیں اور کتنے ڈرائیورز کی بجائے دیگر ملازم چلا رہے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس موجودہ گاڑیوں کی تفصیل نمبر شمار 1 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے زیر استعمال ہونے والی گاڑیوں پر سال18-2017 میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	
1۔	گاڑیوں کی ریپئرو پارٹس	19,118,245
2۔	گاڑیوں کے لئے پٹرول وڈیزل کی خریداری	144,090,541
	ٹوٹل:	163,208,786

(ج) خراب ہونے والی گاڑیوں کی تفصیل نمبر شمار2 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) گاڑیوں کو چلانے والے ڈرائیورز کی تفصیل نمبر شمار3 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں تفریحی پارک نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

289: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تفریحی پارک نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں پارک نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سیر و تفریح کی سہولیات سے محروم ہیں؟

(ج) مالی سال19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ جات میں سیر و تفریح کے لئے پارک بنانے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو پارکس موجود ہیں:

1۔ چلڈرن پارک ریلوے روڈ 2۔ حضرت بابا ملاںؒ فرید پارک

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی بصیرپور میں 2 پارکس 1۔ چلڈرن پارک ریلوے روڈ 2۔ حضرت بابا ملاںؒ فرید پارک موجود ہیں جن میں صبح وشام بچوں اور بڑوں کی کثیر تعداد سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی بصیرپور کے پاس نئے پارکس بنانے کے لئے مالی سال 19-2018 میں مذکورہ بجٹ نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ کی گئی ہے۔ اگر حکومت اضافی گرانٹ مہیا کرے تو نئے پارکس بنائے جاسکتے ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی بصیرپور اپنے محدود وسائل کی بناء پر کام کر رہی ہے نئے پارکس بنانے کے لئے اُس کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں اگر حکومت میونسپل کمیٹی بصیرپور کو مزید فنڈز مہیا کرے تو نئے پارکس بنائے جاسکتے ہیں۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 میں سیوریج کے نظام کے متعلقہ تفصیلات

299: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔126 (جھنگ) کا سیوریج کا نظام درہم برہم ہے، سیوریج کی مکمل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے جھنگ کے مرکزی علاقے مرضی پورہ، کل والی بستی اور بستی علی آرائیاں میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام درست نہ ہونے کی وجہ سے جھنگ میں ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض پھیل رہی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس مسئلہ کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست نہ ہے۔ سیوریج کا نظام درست حالت میں ہے اور روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے اور کسی بھی شکایت پر فوراً کام کروا کر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) جھنگ میونسپل کی حدود میں سیوریج کا نظام درست حالت میں ہے اور روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے اور کسی بھی شکایت پر فوراً کام کروا کر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ تاہم ہیپاٹائٹس کی مرض بارے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ سے رپورٹ طلب کی جانی مناسب ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ I want to really appreciate the minister کہ انہوں نے جس تحمل مزاجی سے سوالوں کے جواب دیئے ہیں اور نامکمل جواب کو بھی بڑی اچھی طرح explain کیا اور ضمنی سوالات کو بھی بڑی اچھی طرح take up کیا ہے جس پر میں انہیں appreciate کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم سب مل کر اسی طرح اس ماحول کو آگے لے کر چلیں تو یقیناً چیزیں improve ہو سکتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو بزنس چلانا چاہتے ہیں اس میں بڑی clear سی بات ہے کہ JIT رپورٹ کے بارے میں وزیر قانون نے کہا تھا کہ جیسے ہی رپورٹ آجائے گی تو ہم اس پر بات کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس پر بات کریں قبل اس کے کہ ہم بزنس کو لے کر آگے چلیں ہم پہلے JIT رپورٹ پر بات کریں چونکہ یہ ایک بہت ہی سنگین مسئلہ ہے، پورا میڈیا اس پر چھایا ہوا اور پورے ایوان کا اس پر concern ہے اور پورا پاکستان اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو JIT کی رپورٹ آئی ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں اور اس میں جو lacunas رہ گئے ہیں اور جو کمی رہ گئی ہے اس پر معزز ممبران کو بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ وزیر لوکل گورنمنٹ موجود ہیں ان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ میرے حلقہ پی پی۔72 میں ایک شہر پھلروان ہے وہاں پچھلے دور میں سیوریج اور واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ وہاں پر بہت امراض پھیلنے کا خطرہ ہے چونکہ وہ واٹر فلٹریشن پلانٹ پورے شہر کو cater کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ میں وزیر صاحب سے share کرتا ہوں آپ اس پر early action لیں تو I am very grateful

جناب سپیکر! میری دوسری بات ہے کہ میرے بڑے بھائی وہاں سے ایم این اے ہیں ان کے حلقے میں سکیسر کے علاقے میں ایک مسئلہ ہے وہاں پر بھی پچھلے دور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے میں اس کی تفصیل بھی متعلقہ منسٹر صاحب سے share کرتا ہوں اگر وہ اس مسئلے کو حل فرمائیں تو اور as early as possible اسے cater کریں تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔ بہت شکریہ

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ کل پرائیویٹ ممبرڈے تھا اس میں ہر معزز ممبر نے اپنے حلقوں کی بات کرنی ہوتی ہے جیسے ہی بزنس مکمل ہوا تو میں اٹھا لیکن آپ نے اجلاس ملتوی کر دیا آج چونکہ وزیر لوکل گورنمنٹ موجود ہیں لہٰذا میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ لیہ شہر میں عرصہ دس سال سے شہر کے وسط میں پانچ سے سات ایکڑ پر مشتمل ایک بہت بڑا گڑھا موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے پانچ سالوں میں کئی بار سوالات کئے، تحاریک التوائے کار بھی دیں لیکن لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس کی وجہ سے لیہ شہر کی آدھی آبادی ہیپاٹائٹس اور دوسری مختلف بیماریوں سے متاثر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اسی on the floor of the House میں چار casualties کے متعلق بھی بتایا تھا۔ میں آج یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ لیّہ شہر کے وسط میں ریلوے سٹیشن کے ساتھ ایک بہت بڑا dump ہے جس سے پانی نکالنے کا proper way نہیں ہے جس سے بے حد بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب اسے take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اسے discuss کرلیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! پلیز بیٹھ جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف تیس سیکنڈ کی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھوڑا بزنس لے لیتے ہیں۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 5/2018 جناب نصیر احمد کی ہے یہ تحریک التوائے کار مورخہ 04-10-2018 کو move ہوئی تھی لیکن منسٹر صاحب کے نہ ہونے کی وجہ سے pending کر دی تھی لیکن ابھی بھی منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کس سے متعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انوائرنمنٹ کے حوالے سے ہے۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اب بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ملک ندیم کامران بات کر رہے تھے میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! بزنس کے بعد اسے take up کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس دن آپ نے رولز suspend کئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس دن بھی میں نے رولز suspend کر دیئے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ اتنا اندوہناک اور المناک واقعہ ہوا اور یہ divide کی بات ہی نہیں کہ ادھر کوئی اور ہے اور ادھر کوئی اور ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سے زیادہ یہ لوگ پریشان ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ رولز suspend کر کے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے کی کاپی جناب محمد وارث شاد کو دے دیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دیکھ لیں یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ اتنا بڑا واقعہ ہے کہ اس وقت پورا ملک پریشان ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اور یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دیکھ لیں کہ یہ آج کے ایجنڈے پر ہے اور آپ آج اس پر بحث کر لیں کل بھی کر لیں۔ آپ اس پر دو دن کے لئے بحث کر لیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اپنی رولنگ سے انحراف کر رہے ہیں وزیر قانون نے بھی کہا تھا کہ آج اس پر بحث کی جائے گی اور اگر وہ ہمیں مطمئن نہ کر سکے اور JIT کی رپورٹ صحیح نہ آئی تو ہم جوڈیشل کمیشن بنائیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آج کے ایجنڈے پر امن وامان پر بحث رکھی گئی ہے اور معزز ممبران حزب اختلاف اس معاملے پر کھل کر بات کرلیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمیں پہلے JIT کی رپورٹ دی جائے۔ آپ رولز معطل کر کے سانحہ ساہیوال پر پہلے بحث کریں اس کے بعد legislation کی جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے پر already امن وامان پر عام بحث رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے اپوزیشن کے معزز ممبران سے گزارش ہے کہ legislation کو مکمل ہونے دیں اور اس کے بعد جتنا وقت یہ بحث کرنا چاہیں ہم حاضر ہیں۔ یہ بے شک رات دیر تک سانحہ ساہیوال پر بات کریں ہم یہاں پر موجود رہیں گے۔ یہ کُھل کر بات کریں، اس کے بعد حکومت کا مؤقف آجائے گا اور وزیر قانون آپ کو brief کردیں گے۔ ہم حاضر ہیں معزز ممبران حزب اختلاف بے شک دس گھنٹے اس موضوع پر بحث کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اپنے وعدے کے مطابق رولز کو معطل کر کے پہلے سانحہ ساہیوال پر بحث کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے آج کے ایجنڈے پر امن وامان پر بحث رکھی ہوئی ہے اور حکومت کا بزنس take up ہونے کے بعد امن وامان پر بحث کی جائے گی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اپنی legislation مکمل کرنے کے بعد دوڑ جانا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران میری گزارش تو سُن لیں۔ ہم نے ان کی مرضی کے مطابق ہاؤس کی کارروائی نہیں چلانی بلکہ ہاؤس کی کارروائی قواعد و ضوابط کے مطابق چلے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے معزز ممبران کی تسلّی کی خاطر ہم امن وامان کی صورتحال پر آج، کل اور پرسوں بھی بحث کریں گے۔ ہماری طرف سے ان کو کھلی اجازت ہے لیکن ہاؤس کی کارروائی قواعد وضوابط کے مطابق چلے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طریقے سے eyewash نہیں چلے گا۔ آج کے ایجنڈے پر تو انہوں نے امن وامان پر عام بحث رکھی ہوئی اور یہ eyewash ہے۔ انہیں specifically سانحہ ساہیوال پر بحث رکھنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! آپ کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ کل 5:00 بجے تک JIT کی رپورٹ آ جائے گی اور اس کے بعد سانحہ ساہیوال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ جناب محمد بشارت راجا نے یہ کہا تھا کہ اگر اپوزیشن کے معزز ممبران مطمئن نہ ہوئے تو پھر جوڈیشل کمیشن کے option پر بھی غور کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ آج کے ایجنڈے کو دیکھ لیں اس میں امن وامان کی صورتحال پر بحث رکھی ہوئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہاؤس سے فرار کا موقع تلاش کر رہے ہیں۔ دراصل یہ بحث نہیں کرنا چاہتے، یہ سانحہ ساہیوال پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی legislation میں participate کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی کوئی تیاری نہیں اور اسی وجہ سے یہ فرار چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے احتجاجاً ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ دیں اور وہ سپیکر ڈائس کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی شروع کر دی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران ہیں۔ You cannot dictate the Chair. آپ کا یہ روّیہ انتہائی نامناسب ہے۔ This is not the way. تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Chair کو dictate نہیں کر سکتے۔ This is not the way. یہ طریق کار انتہائی غیر مناسب ہے۔ ملک صاحب! ہم نے امن و امان پر عام بحث ایجنڈے پر رکھی ہوئی ہے۔ آپ ایک دن، دو دن یا تین دن تک امن و امان اور سانحہ ساہیوال پر بات کر سکتے ہیں۔

اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ جناب نصیر احمد کی تحریک التوائے کار نمبر 18/5 ہے اور یہ تحریک التوائے کار جواب کے لئے pending ہوئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/122 جناب محمد رضوان کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار جواب کے لئے pending ہوئی تھی۔ کیا جناب محمد بشارت راجا تحریک التوائے کار کا جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں کیونکہ ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Domestic Workers Bill 2018. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the queston is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سابقہ سپیکر رانا محمد اقبال خان بات کرنا چاہ رہے ہیں اُن کی بات سُنیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے بھائی وزیر قانون نے پرسوں اس معزز ہاؤس کو بتایا تھا کہ JIT کی رپورٹ آ جائے گی اور اُس پر ہم آپ کو ساری بات بتائیں گے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے جو ساہیوال میں ہوا ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے کہ اس سانحہ میں بے گناہ والدین کو بچوں سمیت قتل کیا گیا اور JIT رپورٹ پر آج وزیر قانون نے بات کرنی تھی وہ ہم سننا چاہتے تھے اور ہماری demand ہے کہ اس سانحہ پر جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم آپ کی بات سنیں گے اور اس کے بارے میں اگر حکومت ہمیں صحیح انفارمیشن نہیں دے گی تو پھر اُس کے بعد ہم اپنا مطالبہ کریں گے۔ آپ نے حزب اختلاف کے احتجاج کے دوران ایک بل پاس کرا لیا ہے لیکن ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس میں کیا برائی تھی کہ آپ JIT رپورٹ کے بارے میں پہلے بات کر لیتے اور اُس کے بعد یہ بل زیر غور آ جاتے۔ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے پاکستان کے لوگ اور خصوصی طور پر پنجاب کے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اس سانحہ کے حوالے سے یہ ہاؤس کیا کرتا ہے۔ آپ نے آج کا دن JIT رپورٹ پر بحث کے لئے مقرر کیا تھا تو پہلے اُس رپورٹ پر بات کرتے اور اُس کے بعد legislation شروع کرتے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری اپیل ہے کہ انہوں نے ایک بل پاس کرا لیا اب مہربانی کرکے اس ہاؤس کو بتائیں کہ JIT کی رپورٹ کیا ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! آپ نے بات کر لی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ ابھی کوئی بھی بل پاس نہیں ہوا اور آپ ابھی تسلی رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! JIT کی جو رپورٹ آئی ہے وہ ایک interim report ہے اُس سلسلے میں اس وقت تک حکومت نے جو کچھ کیا ہے اُس کے سارے facts and figures ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ استدعا تھی کہ چونکہ آج کے ایجنڈے پر ہم نے general discussion on law and order رکھی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے بھی معزز ممبران سے یہ عرض کی تھی کہ جیسے ہی government business ختم ہو جاتا ہے ہم اُس کے بعد لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں گے اور اگر آج آپ کی تسلی نہیں ہوتی ہم کل بھی اس پر بات کریں گے اور بالخصوص اس واقعہ پر بات کریں گے۔ اس وقت تک حکومت نے اس واقعہ کے حوالے سے جو اقدامات کئے ہیں ہم اُن اقدامات کے بارے میں بھی بتائیں گے اس کے علاوہ حکومت آگے جو اقدامات کرنے جا رہی ہے ہم وہ بھی بتائیں گے۔

جناب سپیکر! ہم کل بھی اور پرسوں بھی اس واقعہ پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا ہے۔ آپ کے نوٹس میں ہے کہ یہ بزنس آپ کے حکم پر ملتوی ہوا تھا اور آپ کے حکم کے مطابق اب اس کو update کرکے دوبارہ ہاؤس میں لائے ہیں لہٰذا اس کو آگے چلنے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران اس سانحہ پر بات کرنے کی بات کرتے ہیں تو last Monday کو ہم نے حزب اختلاف کے کہنے پر rules suspend کر کے سیر حاصل بحث کی تھی اُس میں تمام ممبران نے بات کی ہے یعنی یہ ہاؤس اُس سانحہ پر بات کر چکا ہے۔ اب JIT رپورٹ پر بات ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر یہ تھوڑا سا صبر سے کام لیں گے تو ان کی تسلی کے مطابق اس رپورٹ پر بات کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس معاملے کو اس طرح سے کرتے ہیں کہ JIT کی رپورٹ پر حزب اختلاف کے جو تحفظات ہیں اُس کے اوپر بھی ضرور بات کر لیں گے اور ہم اجلاس کو انشاء اللہ جمعتہ المبارک تک چلائیں گے اور JIT کی رپورٹ پر بحث کے لئے چاہے پورا دن رکھ لیں۔ رانا محمد اقبال خان! میری یہ گزارش ہے کہ یہاں ایجنڈے پر جو بل ہیں اُن پر زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی اگر یہ بل ختم ہو جاتے ہیں تو immediately اُس رپورٹ پر بھی بات کر لیں گے، کل بھی اسی رپورٹ پر بحث کر لیں گے اور پرسوں بھی اس پر بحث کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اس لئے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ عوام میں یہ اچھا message جائے گا کہ پنجاب اسمبلی نے اس واقعہ کو بہت اہمیت دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کچھ بل اہم ہوتے ہیں تو آپ مہربانی کریں۔ وزیر قانون! آپ ہاؤس کو ensure کریں کہ JIT رپورٹ پر جب تک اس ہاؤس کی تسلی نہیں ہو جاتی یہ discussion ہوتی رہے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں آپ نے ہی یہ assess کرنا ہے کہ ہاؤس مطمئن ہے یا نہیں۔ آپ جب تک حکم دیں گے ہم اس ہاؤس کو چلائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پھر ایک تو یہ فیصلہ ہے کہ یہ اجلاس جمعتہ المبارک تک چلے گا۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کیا اس ہاؤس سے میڈیا کی اہمیت زیادہ ہے کہ میڈیا والوں کو کل briefing بھی دے دی گئی اور آج اُن کو in camera briefing بھی دے دی گئی اور اس ہاؤس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس ہاؤس اور اس کے پارلیمنٹیرینز کو بالکل اہمیت نہیں دی گئی تو کیا یہ ہمارے لئے اور اس ہاؤس کے لئے بہتر ہے؟ جبکہ سپیکر صاحب کی ruling تھی کہ کل شام 5:00 بجے JIT رپورٹ کو پہلی دفعہ لے کر آئیں گے لیکن اُس وقت ہاؤس in session نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ان کی بڑی اچھی suggestion ہے کہ آپ نے میڈیا کو in camera briefing دی ہے اس ہاؤس کو بھی وہی briefing دینی چاہئے کیونکہ اس سے important forum کوئی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی تک ہم نے میڈیا کو بریفنگ نہیں دی لیکن ہماری commitment ہے وہ آج ہم نے دینی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ وزیر قانون! کسی اور کو بریفنگ دینے سے پہلے آپ کل ممبران کو بریفنگ دیں اس کے بعد میڈیا کو بریفنگ دیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میڈیا ادھر ہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل ہم in camera session ہم بریفنگ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ ممبران سے پہلے میڈیا کو بریفنگ نہ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں دیں گے یہ کہہ دیا ہے۔ آپ نے پہلی بریفنگ in camera دینی ہے تو میڈیا اور کسی کو نہیں دینی بلکہ اس ہاؤس کو دینی ہے اس کے بعد پھر میڈیا کو دینی ہے۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ جناب خلیل طاہر سندھو legal point اٹھائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو بات کی گئی اور آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے اس پر ruling دی ہے کہ اجلاس جمعتہ المبارک تک چلے گا اور تمام معزز ممبران اس پر بات کر سکتے ہیں اور JIT کی جو findings آئی ہیں اس پر میڈیا سے پہلے ہاؤس کو apprise کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بات چلی اور بدمزگی ہوئی ہے وہ اس سلسلہ میں ہوئی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ہم بدمزگی کا ذکر ہی نہیں کرتے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نہیں کرتا لیکن یہ sense مل رہی تھی کہ bills کے بعد شاید بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ آپ نے جب اس بات کو clear کر دیا ہے تو یقیناً ہم اس کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے کہ آپ ہاؤس کو چلائیں اور جو bills ہیں ان کے بعد اس پر مکمل بحث کی جائے۔

اعلان

سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔ جنوری 2019 کا اجلاس IN CAMERA منعقد کرنے کا اعلان

جناب سپیکر: اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ کل ممبران کو in camera بریفنگ ہو گی۔ آپ بریفنگ کے بعد جب بات کر لیں گے تو پھر یہ میڈیا کو in camera بریفنگ دیں گے۔ کل یہاں پر جب بریفنگ ہو گی تو میڈیا نہیں ہو گا۔ یہ طے ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایجنڈے میں امن وامان پر بحث رکھی ہے تو اسے سانحہ ساہیوال پر بحث کا نام دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ بات سنیں کہ وہ آپ کو کل پورا دن دے رہے ہیں۔ آپ نے جو بھی بات کرنی ہے وہ کر لیں۔ یہ بریفنگ سانحہ ساہیوال پر ہی تو ہے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے مختصر بات کروں گا۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آج Conflict of Interest کا بل لے کر آرہے ہیں۔ ہماری ترامیم انہوں نے ساتھ نہیں دی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ وہ ساری ہو گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

(۔۔۔جاری)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3. **Prohibition on employment.**- No child under the age of 15 years shall be allowed to work in a household in any capacity:

Provided that no domestic worker under the age of 18 years shall be engaged in a domestic work except involving light work in a household.

Explanation: "light work" means a domestic work which is part-time in nature and is not likely to harm health, safety and education of a domestic worker."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3. **Prohibition on employment.**- No child under the age of 15 years shall be allowed to work in a household in any capacity:

Provided that no domestic worker under the age of 18 years shall be engaged in a domestic work except involving light work in a household.

Explanation: "light work" means a domestic work which is part-time in nature and is not likely to harm health, safety and education of a domestic worker."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری میٹنگ ہوئی تھی۔ اس دن آپ نے بہت شفقت کی، آپ کی شفقت اور جناب محمد بشارت راجا کی مہربانی کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی اس میں طے ہوا جس طرح یہ کلاز متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ وہاں almost سارا بل متفقہ طور پر ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں ایک بات جناب محمد بشارت راجا کو یاد کرا دوں کہ جب بات ہوئی کہ ایک کلاز (a)(1)23 ہے اس میں یہ ہے کہ domestic worker کی تنخواہ کا پانچ فیصد مالک ہر مہینے create کے جانے والے فنڈ میں جمع کرائے گا اور ایک فیصد domestic worker کی تنخواہ سے کاٹ کر وہ جمع کرائے گا۔ اس میں ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کے جناب محسن بخاری نے بڑا resist کیا۔ اس میں جناب محمد بشارت راجا کو ایک جملہ یاد کراتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ اس پر یہ جو فرما رہے ہیں اس کے مطابق ہم کرنے جا رہے ہیں۔ اس کو ہم vote out کرائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پڑھ تو لیں۔ ہم vote out کرا رہے ہیں۔

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "having jurisdiction in the area", the word "concerned" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "having jurisdiction in the area", the word "concerned" be substituted."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 6 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

> "That Clauses 6 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted:
>
> "11. **Medical examination, vaccination and inoculation.**- Every employer, on yearly basis, shall ensure medical examination of a domestic worker in a household by a registered medical practitioner and such domestic worker shall also be vaccinated and inoculated against such diseases at such intervals as may be prescribed, and the expenses, if any, of such medical examination, vaccination and inoculation shall be borne by the employer."

MR SPEAKER: The motion moved and the queston is:

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted:
>
> "11. **Medical examination, vaccination and inoculation.**- Every employer, on yearly basis, shall ensure medical examination of a domestic worker in a household by a registered medical practitioner and such domestic worker shall also be vaccinated and inoculated against such diseases at such intervals as may be prescribed, and the expenses, if any, of such medical examination, vaccination and inoculation shall be borne by the employer."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 12 to 21

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 22 of the Bill:

(a) in sub-Clause (1), for the word "may" the word "shall" be substituted;

(b) in sub-Clause (2), para (c) be omitted and remaining paras renumbered accordingly; and

(c) in sub-Clause (3), for para (b), the following be substituted:

"(b) benefits for domestic workers provided in subsection (6) of section 4 of the Act; ".

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 22 of the Bill:

(a) in sub-Clause (1), for the word "may" the word "shall" be substituted;

(b) in sub-Clause (2), para (c) be omitted and remaining paras renumbered accordingly; and

(c) in sub-Clause (3), for para (b), the following be substituted:

"(b) benefits for domestic workers provided in subsection (6) of section 4 of the Act;."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER:"Clause 23 does not stand part of the Bill."

CLAUSES 24 and 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 & 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 26 of the Bill, for sub-Clauses (1) & (2), the following be substituted:

"(1) The Government may, by notification in the official Gazette, constitute a Committee at the lowest tier of the local government to be called the Dispute Resolution Committee for the effective enforcement of the Act.

(2) The Dispute Resolution Committee, having such number of members and composition as may be prescribed, shall be headed by the head of the lowest tier of the local government concerned or such other officer as may be notified by the Government."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 26 of the Bill, for sub-Clauses (1) & (2), the following be substituted:

(1) The Government may, by notification in the official Gazette, constitute a Committee at the lowest tier of the local government to be called the Dispute Resolution Committee for the effective enforcement of the Act.

(2) The Dispute Resolution Committee, having such number of members and composition as may be prescribed, shall be headed by the head of the lowest tier of the local government concerned or such other officer as may be notified by the Government."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 27 to 35

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 35 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That for Clause 36 of the Bill, the following be substituted:
>
> "**36. Labour Inspectors.-** (1) The Government may notify Labour Inspectors of the respective areas of jurisdiction for the purposes of ensuring compliance with the provisions of the Act.
>
> (2) An Inspector notified under subsection(1) shall be deemed to be a public servant within the meaning of the Pakistan Penal Code, 1860 (XLV of 1860)."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> That for Clause 36 of the Bill, the following be substituted:
>
> "**36. Labour Inspectors.-**(1) The Government may notify Labour Inspectors of the respective areas of jurisdiction for the purposes of ensuring compliance with the provisions of the Act.

(2) An Inspector notified under subsection(1) shall be deemed to be a public servant within the meaning of the Pakistan Penal Code, 1860 (XLV of 1860)."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 37 to 39

MR SPEAKER: Now, Clauses 37 to 39 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 37 to 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) for para (f), the following be substituted:

"(f) "dispute"means any dispute or conflict between employers and domestic workers concerning employment or the terms of employment or the conditions of work of domestic workers;"; and

(b) for para (o), the following be substituted:

"(o) "Inspector" means a Labour Inspector notified under section 36 of the Act;"

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) for para (f), the following be substituted:

"(f) "dispute" means any dispute or conflict between employers and domestic workers concerning employment or the terms of employment or the conditions of work of domestic workers;"; and

(b) for para (o), the following be substituted:

(o) "Inspector" means a Labour Inspector notified under section 36 of the Act;"

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Namal Institute Mianwali Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazhar Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mahmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mahmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

> "That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری اس پر گزارش ہوگی کہ اس کو مخالفت برائے مخالفت نہ لیا جائے۔ یہ اکثریت کے لحاظ سے بل پاس کروا لیں گے لیکن ultimately logically, ethically and morally اس بات کے against ہے کہ اگر آپ اس کو circulate نہیں کرتے، سول سوسائٹی کے لوگوں اور educationists کو شامل نہیں کرتے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ پتا نہیں اِن کو کس چیز کی جلدی ہے کیونکہ جلدی جلدی میں سارے کام غلط کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو مشتہر کیا جائے، اخبار میں دیا جائے اور اس کے بعد intelligentsia کو شامل کیا جائے۔ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم چیزوں کو de-nationalize کریں گے تو دوسری طرف میانوالی کے اس بل کی بہت زیادہ جلدی ہے تاکہ ہم جلد از جلد اس کو گورنمنٹ کے under لے آئیں۔ ویسے hurriedness میں ہمیشہ hurry, worry اور curry تباہ کرتی ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس کو آپ circulate کریں۔ جب تک تمام لوگوں کی رائے اس پر نہیں آتی تب تک اس کو پاس نہ کریں اور کمیٹی میں سب لوگوں کو بلائیں۔ ہم ہمیشہ یہ کرتے تھے کہ سینئر وکلاء حضرات اور سینئر educationists کو بلاتے تھے پھر بل پاس کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میری اس میں humble submission یہی ہے کہ ہم 31۔ مارچ تک اس کو pending کر لیں اور اس دوران میٹنگز کر کے اس بل کو بھی متفقہ لے آئیں تاکہ اچھا تاثر جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں کئی legal issues بھی ہیں۔ یہ نمل انسٹیٹیوٹ 1860 کے سوسائٹیز ایکٹ کے تحت بنایا گیا تھا اور یہ انسٹیٹیوٹ ہمارے محترم وزیر اعظم جناب عمران خان اور ان کی فیملی کا بنایا ہوا ہے۔ آج تک پورے پاکستان اور پنجاب کے لوگ یہ سمجھتے رہے کہ یہ انسٹیٹیوٹ just like ٹرسٹ ہے جس میں بے شمار اندرونی اور بیرونی لوگ donations دیتے رہے۔

جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہے کہ in the guise of trust سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت یہ نمل انسٹیٹیوٹ بنایا گیا۔ اصل میں سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ادارے ایک قسم کے پرائیویٹ entrepreneur ہوتے ہیں اس لئے نمل انسٹیٹیوٹ پر donations نہیں لی جا سکتی تھیں لیکن آج تک nationally and internationally اس پر donations لی جاتی رہیں اور ہم سب خاموش اور لاعلم رہے۔ اب یہ کوشش ہو رہی ہے کہ نمل انسٹیٹیوٹ کو ایک درجہ دلوا دیا جائے اور اس کی baggage گورنمنٹ آف پنجاب کو دے دی جائے یعنی مزید بھیس بدلا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جو پڑھا ہے اور اگر آپ بھی پڑھیں گے تو سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت بننے والے انسٹیٹیوٹ کسی طور پر بھی constituent colleges یا constituent institutes بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ وہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت انسٹیٹیوٹ ہے جو خود کام کرتا رہے۔ میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں کہ یہ "Axact" جیسا ادارہ بننے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو تازہ مثال دوں گا کہ میرے کسی دوست کو نہیں پتا کہ سرگودھا یونیورسٹی کا اصل معاملہ کیا ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی نے sub campuses کھلوائے جن کی پوری formalities complete نہ کی گئیں جس کی وجہ سے کئی ہزار طالبعلموں کو اسناد نہ مل سکیں۔ والدین کا پیسا ضائع، بچوں کے سال اور اُن کا career بھی ضائع ہوا۔ اس کا شاخسانہ یہ ہے کہ ایک پروفیسر کی death ہو گئی اور دو جیل میں پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بات یہ کہ constituent institutes کی اجازت ابھی دی جا رہی ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے اوپر پنجاب حکومت کا بھیس اوڑھا جا رہا ہے لیکن اس سے زیادہ اس میں ایک اور damaging Clause یہ ڈالی گئی ہے کہ دس سال کے بعد یہ اپنے sub campuses بھی کھولیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج پوری عوام کو میڈیا کے ذریعے بتا رہا ہوں کہ کوئی بھی آ کر میرے ساتھ مذاکرہ کر لے یہ نمل انسٹیٹیوٹ ایک کمرشل ادارہ ہے یہ ٹرسٹ ہے یہاں donation ہونی چاہئے اور نہ ہی کسی کو donation دینی چاہئے۔ یہ ادارہ لوگوں کو بھول میں رکھ کر بنایا گیا ہے جس پر اس سے بڑا conflict of interest کیا ہو سکتا ہے کہ آج آپ conflict of interest کا بل لا رہے ہیں تو یہ ہمارا level ہے؟ ہمیں اپنے صاف ہاتھوں کے ساتھ چلنا چاہئے اور ہمیں کسی طور پر بھی کسی قسم کی کوئی ایسی camouflaging نہیں کرنی چاہئے کیونکہ پنجاب حکومت کو آج استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں جو سمجھتا ہوں کہ پبلک میں جانے سے بہتر ہے کہ جناب محمد بشارت راجا بڑے سمجھدار آدمی ہیں تو وہ اس بل کو withdraw کریں اور اگر نہیں کرتے تو پھر public at large میں بھیجیں تاکہ public at large کو پتا چلے کہ نمل انسٹیٹیوٹ کے نام پر کیسا کیسا دھوکا ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ انسٹیٹیوٹ قائم رہے لیکن ہمیں صرف دو چیزوں پر اعتراض ہے جن میں ایک donation اور۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ ذرا مہربانی کریں کیونکہ اگر آپ خاموش رہیں گے تو بہتر ہے کیونکہ بڑا smoothly کام ہو رہا ہے۔ ذرا انہیں سن لیں کیونکہ سننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ان کا حق ہے اس لئے انہیں بولنے دیں۔ آپ کا کام ویسے ہی ہو جانا ہے تو ان کی بات سن لیں۔(قہقہے)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے صرف دو باتوں پر اعتراض ہے۔ میرے علاقے میں نمل انسٹیٹیوٹ بنا ہے جس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ بچوں کو تعلیم دیں لیکن مجھے اعتراض ہے تو اس پر کہ donation نہیں لی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! مجھے اعتراض ہے کہ یہ ایک کمرشل ادارہ ہے اور کمرشل ادارہ کو Nationally and Internationally donations نہیں لینی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ آج اگر یہ constituent colleges, constituent institutes اور sub campuses کی اجازت دے دیں گے تو یہ ایک نیا "Axact" ہو گا اور یہ ایک نیا Axact بنے گا جس کے لاہور میں sub campus بنیں گے تو میری استدعا یہ ہے کہ اس کو public at large میں elicit کریں کہ اس کے متعلق لوگ کیا کہتے ہیں۔ شکریہ

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی اسی بل پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جیسے ابھی سرگودھا یونیورسٹی کا ذکر کیا گیا تو میں نے واقعی یہ چیز اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی کہ سرگودھا یونیورسٹی کا لاہور میں نہر کے اوپر موجود کیمپس ہے تو وہاں پر واقعی طلباء نے ڈگریاں نہ ملنے کی وجہ سے احتجاج کیا۔ وہاں پر طلباء کے والدین کی خون پسینے کی کمائی کو لوٹنے کے جو بہانے بنے ہوئے تھے، ان کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدانخواستہ وہ کہیں جا تو نہیں رہے کہ 15۔جنوری کو انہوں نے یہ بل تیار کیا، 17۔جنوری کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا اور 19۔جنوری کو ہاؤس میں لے آئے جبکہ ابھی وہ چاہ رہے ہیں کہ ابھی بغیر کسی تصدیق کے اور بغیر proposal کے، جیسے آپ نے بھی فرمایا کہ "ہو تو جانا ہی ہے" مگر ہمارا حق تو بنتا ہے کہ ہم اسے oppose کریں کہ اس حوالے سے خاص طور پر institutional ادارے جو آنے والے

کل میں قوم کے معمار پیدا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں کیوں نہ اس ہاؤس سے اور ہاؤس سے باہر اس قوم سے رائے لینے کا وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے یہی requestوزیر قانون سے ہے کہ کم از کم اس بل کے لئے بنائی گئی کمیٹی میں باقی ممبران کو بھی شامل کیا جائے اور public at largeمیں proposalsکے لئے بھیجا جائے اور مشتہر کیا جائے تاکہ بہتر proposalآنے پر ہمارے آنے والے کل میں بچوں کے مستقبل بہتر ہوں اور ملک پاکستان کا بھی بہتر مستقبل ہو۔ یہ جو تبدیلی کے نعرے لگاتے تھے، اس بل میں تو کہیں تبدیلی نظر نہیں آ رہی as per asوہ بل لے کر آتے ہیں، اپنی آواز yesمیں کرتے ہیں اور بل پاس کروا لیتے ہیں اس لئے میری بھی یہی proposalہے آپ کے توسط سے وزیر قانون سے کہ اس بل کو صبر سے اور اچھے طریقے سے دوبارہ کمیٹی کے پاس بھیجیں جہاں سے proposalsلے کر ہاؤس میں لایا جائے۔ شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس بل پر اظہار خیال کرنے سے پہلے تھوڑی سی بات سب ممبران کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ہم نے Domestic Protection Bill پاس کروایا، اگر آپ اجازت دیں تو بل پاس ہو چکا ہے لیکن میں آپ کو یہاں پر warnکرتا ہوں کہ اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا خیال نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری مظہر اقبال! وہ بل تو پاس ہو گیا ہے اس لئے اس بل پر بات کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں صرف اس contextمیں بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری مظہر اقبال! رولز کے مطابق آپ صرف ترمیم پر بات کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے آپ سے اجازت چاہی تھی لیکن آپ نے نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! چونکہ وہ بل متفقہ طور پر پاس ہو گیا ہے اس لئے اس بل کو چھوڑ دیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں context میں بات کرنا چاہ رہا تھا کہ جس طرح یہ شور شرابے میں بل پاس ہوتے ہیں اور جس طرح جلد بازی میں، میں اس لئے اس بل کو زیر بحث لانا چاہتا تھا کہ اس کا خمیازہ بھی ہم سب بھگتیں گے۔ اس بل کے بارے میں یہ کہوں گا کہ سابقہ حکومت کی روایات میں، میں خود witness ہوں کہ جب ہیلتھ کیئر کمیشن کا بل پاس ہوا تو وہ بل بالکل table ہو گیا تھا اور اس وقت جو stakeholders کی طرف سے protest کیا گیا تو اس بل کو واپس کیا گیا اور پھر stakeholders کے ساتھ بے تحاشا meetings کی گئیں then we reached a consensus with the stakeholders اور پھر وہ بل جا کر پاس ہوا جو کہ آج لاگو ہے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے جیسے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ یہ بل اتنی haste میں ایک ہفتے کے اندر جس طرح لایا جا رہا ہے اس پر for God sake جو committees ہیں، اس کے ممبران کی تعداد بھی بڑھائیں۔ جو law making committee ہے اس میں ہم نے 17 ممبران کی فہرست دی تھی یعنی 17 ممبران اپوزیشن کی طرف سے تھے جو کہ بعد میں کاٹ کر صرف پانچ کر دیئے گئے اور انہیں بھی پورا موقع نہیں دیا گیا کہ وہ باقی ہاؤس سے consultation کر لیتے۔

جناب سپیکر! بل کے حوالے سے بھی میں یہی وزیر قانون کو کہوں گا کہ اس بل کو بھی haste میں نہ لے جائیں بلکہ اسے public at large میں بھی discuss کر لیں اور law making committee کو بھی زیادہ موقع دیں کہ وہ اس کی تمام clauses پر بحث کر کے proper input دے سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مختصر یہ ہے کہ اتنی جلدی حکومت کو اس بل کو پاس کروانے کی ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ میرے دوستوں نے پہلے بھی بات کی کہ اس کو ہم سرگودھا یونیورسٹی بنانے جا رہے ہیں یا کوئی اور نمونہ بنانے جا رہے ہیں۔ ایجوکیشن کے ادارے بننے چاہئیں

اور ایسے remote area میں زیادہ سے زیادہ بننے چاہئیں اس کو ہم appreciate کرتے ہیں لیکن اگر ہم اس کو publically مشتہر کر دیں اور public at large پر اس حوالے سے کوئی رائے آ جائے کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

> The Namal Institute primarily serve student coming from Mianwali and surrounding districts which include Chakwal, Lakki Marwat, Bannu, DI Khan, Khushab, Karak, Kohat etc. it also serve students coming from Lahore and as far as Karachi

جناب سپیکر! اس کو ہم کیوں نہیں پنجاب کر لیتے کیونکہ اسے صرف لاہور تک رکھا گیا ہے۔ پورے پنجاب میں اور پورے پاکستان سے طلباء کے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس میں ایسی attraction بھی ہونی چاہئے کہ جس طرح اسلام آباد اور لاہور سے جو طلباء نہیں جاتے اور ان کے لئے attraction پیدا کرنے کے لئے وہاں پر کوئی ایسی سہولت رکھی جائے۔ یہ جو انسٹیٹیوٹ ہے یہ نمل یونیورسٹی ہونا چاہئے اسے قائم کرنے میں ہم حکومت کے ساتھ ہیں لیکن یہ جو جلد بازی میں ہے اور یہ اتنی haste میں لگتے ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی رولنگ جیسے وہ بات آپ نے بڑے lighter way میں کہی کہ آپ کا کام تو ہو ہی جانا ہے اس لئے صبر سے کام لے لیں۔ انہیں صبر بھی نہیں ہے تو انہیں صبر بھی دلوائیں۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے میری گزارش ہو گی کہ تعلیم کے ادارے ہونے چاہئیں اور یہ جو ریاست مدینہ ہے اللہ کرے کہ یہ اس قابل ہو جائیں کہ یہ ایسے ادارے قائم کریں لیکن ان کی جلد بازیوں سے ایسا لگتا نہیں ہے اور ان کے aggression سے لگتا ہے کہ جیسے یہ کوئی بڑی جعلسازی کرنے جا رہے ہیں اور پنجاب کے عوام کو کوئی دھوکا دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے public at large اس میں عوام کو شامل کیا جائے، عوام کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور وہ جو لاء کمیٹی ہے اُس میں زیادہ سے زیادہ ہمارے اپوزیشن کے ممبرز کو شامل کر کے اُن کی رائے لے کر اور عوامی رائے لے کر اس بل کو لایا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ممبران بالخصوص میں معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کے متعلق عرض کروں گا کہ ہم تو راولپنڈی کے ہیں یا باقی معزز ممبران اور علاقوں کے ہیں یہ تو directly خوشاب کو بھی cater کرے گا تو میرے خیال میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اللہ کرے ان کے علاقے تک ان کے یہ خیالات پہنچیں کہ ایک تعلیمی ادارہ جو ان کے علاقے میں بننے جا رہا ہے اُس کو جس طرح انہوں نے oppose کیا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عرض یہ کروں گا کہ جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا کہ اس میں جلدی کیا ہے گورنمنٹ کو بالکل اس میں جلدی ہے ہم ایک کوالٹی ایجوکیشن اس صوبے کے عوام کو دینا چاہتے ہیں اس لئے ہماری جلدی ہے اور ہم نے باقاعدہ کمیٹی کی میٹنگ کر کے اور تمام ممبران نے اس کو at large discuss کیا۔ ہم نے اس پر open discussion کی اور اُس کے بعد اس بل کو لے کر آئے ہیں۔ اُس سے پہلے یہ بل cabinet میں discuss ہوا۔

جناب سپیکر! Cabinet Committee on legislative business میں discuss ہوا، دوبارہ پھر cabinet میں گیا، cabinet کی approval سے ہاؤس میں آیا اور ہاؤس سے پھر یہ سپیشل کمیٹی میں گیا اور آج واپس ایوان میں passage کے لئے آیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا کہ donations لے کر یہ ادارہ بنایا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قیادت پی ٹی آئی کے جو چیئرمین جناب عمران خان ہیں اُن کا کریڈٹ ہی یہ ہے انہوں نے پوری دنیا سے ایک ایک روپیہ لوگوں سے مانگ تانگ کر شوکت خانم ہسپتال بنایا اور نمل یونیورسٹی بنائی انہوں نے اپنی ذات کے لئے پیسے نہیں مانگے۔ آپ کی اولاد کو آپ کی آئندہ آنے والی نسلوں کو تعلیم دینے کے لئے وہ شخص ایک ایک روپیہ مانگتا رہا ہے اور یہاں اس معزز فورم پر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کو donation نہ دی جائے۔

جناب سپیکر! اس سے بڑی زیادتی کوئی نہیں ہو سکتی جو شخص donation لے کر کسی گورنمنٹ کے پیسے سے نہیں donation لے کر لوگوں سے ایک ایک روپیہ اکٹھا کر کے مانگ کر اُس نے یہ ادارہ بنایا تو آج کہا جا رہا ہے کہ اُس کو donation نہ دینا کیونکہ وہ بچوں کو تعلیم دینے جا رہا

ہے انتہائی دکھ کی بات ہے۔ اُس کے بعد یہ بھی کہا گیا معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا اور ابھی جناب محمد ارشد ملک بھی فرما رہے تھے کہ آپ کے remarks پر یہ کہہ رہے تھے کہ اس نے پاس تو ہو ہی جانا ہے کہ سپیکر صاحب نے کہا آپ کا کام ہو ہی جانا ہے اس کا سارا ریکارڈ سپیکر صاحب کے سامنے پڑا ہوا ہے آپ کی طرف سے اس میں ماسوائے اس ایک ترمیم کے باقی کوئی ترمیم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جس سے مراد یہ ہے کہ آپ اس بل سے کلی طور پر اتفاق کرتے ہیں اس میں کوئی ترمیم اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مخالفت برائے مخالفت کے طور پر ایک ترمیم دی لیکن جو اس بل کی اصل روح ہے اُس سے آپ اتفاق کرتے ہیں اور آپ کا ضمیر اس بات سے مطمئن ہے کہ ایک اچھا کام ہونے جا رہا ہے تو اُس میں کیڑے نہیں ڈالنے چاہئیں۔ ابھی جناب محمد ارشد ملک ہی نے کہا کہ دال میں کالا ہے تو دال میں کالا نہیں ہے نیت میں کچھ خرابی موجود ہے۔

جناب سپیکر! ایک اچھا کام آج جس طرح ڈومیسٹک ورکرز کا بل متفقہ طور پر پاس ہوا میں سمجھتا ہوں اس ایوان کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اس صوبے میں ایک پرائیویٹ ادارہ جو ایک ایک پیسہ اکٹھا کر کے بنایا گیا ہے آج وہ اس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ اُس کو ایک انسٹیٹیوٹ کا درجہ دیا جا رہا ہے اور یہ اسمبلی جو عوام کے پیسے سے چل رہی ہے جبکہ اس ادارے میں حکومت کا پیسا بھی شامل نہیں ہے۔ یہ بنا ہے تو کم از کم ایک شخص جس نے انفرادی حیثیت میں کوئی کام کیا اُس کو acknowledge تو یہ اسمبلی کر رہی ہے اور اُس کا اسے صلہ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر یہ ایوان جو عوام کا نمائندہ ہے آپ پورے پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اگر اس کو عوام کے پاس بھیجا جائے گا تو آپ کو بھی عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہے اگر آپ اپنا کام نہیں کر سکتے کہ اس میں کوئی نقص نکال کر ترمیم دیں تو کہتے ہیں، نہیں پھر اس کو عوام کے پاس بھیج دیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ ہی واپس عوام کے پاس چلے جائیں۔ ہمیں اچھے کام کی تعریف کرنی چاہئے یہ اچھا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو بھی حصہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ کی ذات اُس کو اجر دے گی۔

MR SPEKAER: Thank you. Raja Sahib!

Now, the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نہیں کر سکتے آپ move کر چکے ہیں رولز میں ایک ہی کر سکتے ہیں یہ رولز 96 میں ہے۔

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں ترمیم move کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ترمیم move نہیں کی اب آپ چھوڑ دیں جانیں دیں۔ ایک remote area میں یونیورسٹی بن رہی ہے سب کا بھلا ہو جائے گا اب آپ جانیں دیں۔ آپ کی مہربانی

Now, the motion moved and the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اگر یہ اس کو مشتہر کریں گے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون اس بات کو وضاحت میں لے گئے ہیں کہ آپ عوام کے پاس جائیں گے یا کون جائے گا یہ تو چند دنوں میں پتا چل جائے گا کہ کون جانے والا ہے اور کون یہاں پر رہے گا لیکن ہم ان باتوں میں نہیں پڑنا چاہتے اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے سب کو پتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بل پر specific رہنا چاہتا ہوں کہ اس کو مشتہر ضرور کیا جائے اور اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بظاہر یہ natural بات ہے کہ آپ کے پاس ق لیگ کی وجہ سے عددی اکثریت ہے اور آپ نے یہ بل پاس کروالینا ہے کیونکہ آپ کے پاس دس ووٹوں کی اکثریت ہے لیکن میری گزارش ہوگی کہ اگر یہ اتنا اہم بل ہے تو خوف کس بات کا ہے؟ آپ کو کوئی اندر کا خوف ہے، آپ لوگوں کو بتانا نہیں چاہ رہے اور آپ لوگوں سے بات نہیں کرنا چاہ رہے۔ آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ ریاست مدینہ لیکن ریاست مدینہ میں اگر کوئی مسئلہ آتا تھا تو وہاں پر اجتہاد ہوتا تھا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! وہی ہو رہا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ نہیں ہو رہا جی، چودھری ظہیرالدین! آپ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بات نہیں کر رہا لیکن یہ اجتہاد نہیں ہو رہا اس لئے آپ اس کو stereotype بنا رہے ہیں، یہ سارا کچھ کرکے بل پاس ہو جائے گا اور یہ سب کچھ ہو جائے گا لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی ابھی آپ کی باتوں کے بعد سمجھ آئی ہے کہ آپ کو کس بات کی جلدی ہے۔ جس طرح کے حالات بنے ہوئے ہیں اس لئے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر اس کو ویب سائٹ پر بھی ڈالیں، اس کو اخبار میں بھی دیں، اس میں لوگوں کو شامل

کریں اور اس میں سینئر ڈاکٹرز کو بھی شامل کریں یہ خاص طور پر ہیلتھ کے حوالے سے ہے اور جو ماہرین ہیں ان کو اس میں شامل کریں تا کہ ایک متفقہ opinion سامنے آ سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں اور بات کرنا چاہتا ہوں لیکن جناب محمد بشارت راجا mind کر جاتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا کو اس قسم کی چیزیں کیوں ناگوار گزرتی ہیں جو positive ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے جناب محمد بشارت راجا سے humble submission ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ بالکل آپ اتنی جلدی میں یہ کام نہ کریں اور بے شک گورنمنٹ میں جو بھی ہو گا لیکن بعد میں ہم دیکھیں گے کہ عوام کے پاس کون جاتا ہے۔ اب بل کے حوالے سے بات کروں تو اس میں تمام لوگوں کی opinion سامنے لے کر آئیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام اس میں ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس بل کے حوالے سے یہ ضرور کہوں گی کہ اس بل کا ہونا بہت اچھی بات ہے کیونکہ پیشہ ورانہ طور پر ہمیں لوگوں کو تحفظ دینا چاہئے لیکن اس میں مجھے تھوڑی سی کمی محسوس ہوئی۔

جناب سپیکر! وہ میں آپ کی وساطت سے ضرور شیئر بھی کروں گی اور request بھی کروں گی کہ اگر اسے add کر لیا جائے تو زیادہ اچھا ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر اس میں occupation کو specified کر دیا جائے کیونکہ اس میں occupations کو specified نہیں کیا گیا ہے اور اگر وہ specified ہو جائیں گے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری چیز یہ ہے کہ جس طرح employers کی ڈیوٹی ہے تو وہ میں بیٹھے ہوئے پڑھ رہی تھی تو اس میں جزلی یہ تھا کہ جیسے "تم ادارے کے سربراہ ہو تو تمہیں اچھا اچھا کرنا چاہئے۔" اب وہ اچھا اچھا کو bound نہیں کیا گیا کہ کن کن ڈیوٹیز کو اسے کرنا لازم ہی ہے اور اگر نہیں کرے گا تو کیا ہو گا یعنی کہ مجھے تھوڑا سا feel ہوا کہ اس میں تھوڑی کمی ہے۔ وہ جو ڈیوٹیز دے رہے ہیں کہ تم نے as an owner یہ یہ چیزیں must کرنی ہیں۔ اگر اس ڈیوٹی کو تھوڑا سا study کریں تو اس میں مجھے تھوڑی کمی محسوس ہوئی ہے پھر اس میں جس طرح انسپکٹر کا concept دیا گیا ہے اگر ہم انسپکٹر کے concept کے ساتھ ساتھ اس میں ایک preventive measures qualified safety officer کا concept دے دیں اور ایک ہر occupational unit پر ایک ایسا آفیسر appoint کیا جائے جو کہ وہ وہاں پہلے safety measures کا خیال رکھے، وہ باقاعدہ اس کی تمام لوگوں کو training دے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ حادثہ ہو اور انسپکٹرز کارروائی کریں، اس سے پہلے preventive measures qualified safety officers ہونے چاہئیں اور یہ ہر یونٹ پر must قرار دے دیا جائے کہ ہر یونٹ میں ان کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ان measurement کو حادثہ سے قبل کم از کم اور کچھ نہیں تو as a trainer اور as a safety officer اس کی دیکھ بھال کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! ذرا briefly بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! briefly یہی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ public interest کا بل ہے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو public interest کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا محترمہ نے جس طرح فرمایا ہے تو آپ آگے دیکھیں کہ ہم اس میں مشاورت کے ساتھ گورنمنٹ کی طرف سے ترمیم لے کر آئے ہیں اور یہ ہماری ego مسئلہ نہیں ہے، اس میں بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اور جب بھی بہتر تجاویز آئیں گی تو سر آنکھوں پر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ والی تجاویز اس میں آجائیں گی۔

Now, the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:-

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid

11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:-

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid
11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں یہ سب سے بڑی بدنصیبی ہے کہ ہم چلتے تو انٹرنیشنل رولز کے مطابق ہیں، جب ہم international exposure لے لیتے ہیں تو اس کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے ہاں literacy ratio کیا ہے، ہمارے ہاں ماحول کیا ہے اور ہمارے ماحول کے مطابق کام کس طرح چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا ٹائم بہت زیادہ نہیں لوں گا اور آپ کو یاد ہو گا کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے، جب وہ تشریف لائے اور انہوں نے آتے ہی جتنا وہ کر سکتے تھے ساری industry nationalize کر دی اور انڈسٹریز nationalize کرنے کے بعد، انہوں نے صرف اس خاطر کیا کہ مزدور کا دل جیتنا ہے اور وہ مزدور کا دل جیتتے جیتتے میرے view کے مطابق ہماری پوری معیشت کمزور ہو گئی اور ہم آج تک اس سے باہر نہیں آ سکے۔ اس کی گواہی یہ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) کی اپنی بیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے آ کر ساری نیشنلائزیشن reverse کر دی اور کوشش کی کہ انڈسٹری اور دوسرے کاروبار کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ بھٹو صاحب نے اتنے قوانین بنائے اور پھر ان کے بعد ان کی تقلید کرتے ہوئے کہیں IRO لاگو ہوا، کہیں سوشل سکیورٹی ایکٹ لاگو ہوا اور کہیں پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ بنا۔ آپ کو یاد کرادوں کہ آپ کے اور میرے زمانے میں ریلوے اور پی آئی اے چوٹی پر ہوتے تھے لیکن ریلوے پی آئی اے، دوسری انڈسٹریز اور ان کاروباروں کو۔۔۔

معزز ممبران: سمجھ نہیں آ رہی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پیپر پھاڑ کے نیچے پھینک دیئے)

جناب سپیکر: ان کا ٹائم ہے انہیں بول لینے دیں آپ درمیان میں نہ بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ سٹوڈنٹ آ گئے ہیں تو learn کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر: تھوڑی سی history سن لیں کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پھٹے ہوئے کاغذ نیچے سے اٹھائے)

جناب سپیکر: دیکھ لیں کوئی اور کاغذ نہ اٹھا لیا ہو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرے پاس ہیں۔ میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ بنکوں کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے، پی آئی اے کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے اور ریلوے کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے۔ ہم نے بے شمار چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں میں IRO اور لیبر قوانین نافذ کر دیئے۔

جناب سپیکر!اب بھی ہم اسی شوق میں ہیں، ہمارا تو شوق یہ بھی رہا ہے کہ اگر ایک افسر کو accommodate کرنا ہے تو پاکپتن کو ضلع بنا دو چونکہ ہم نے فلاں افسر کو ڈپٹی کمشنر لگانا ہے۔ ایک منسٹری create کرا دو کیونکہ فلاں بندے کو منسٹر بنانا ہے۔ ہمارے فیصلے سطحی ہوتے ہیں اور ہم سطحی فیصلوں پر چلتے ہیں۔ماشاءاللہ آپ زمیندار ہیں، آپ entrepreneur بھی اور آپ industrialist بھی ہیں۔ آپ میں یہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ سسکتا ہوا آجر جو اس وقت سسکیاں لے رہا ہے جو اُٹھ نہیں پا رہا جو اس وقت اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنا کاروبار چلا سکے اور ہم ایک 4-34 frivolous/trivial benefit کی خاطر ہم یہ کمیٹی بنا لیں گے اوراتنے بندے accommodate کرلیں گے ، یونین طرز کی ایک کمیٹی آجائے گی اور ہم ایک کونسل بنا لیں گے۔ کونسل بن جائے گی افسران آجائیں گے آپ اپنے اپنے favorites کو accommodate کرلیں گے لیکن اس کی کتنی بڑی قیمت یہ قوم چکائے گی۔

جناب سپیکر! آجر خوف زدہ ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے، آپ پہلے دیکھیں کہ ٹریڈ یونین والے فیکٹری نہیں چلنے دیتے، کوئی بنک نہیں چلنے دیتے۔

جناب سپیکر!میری رائے ہے کہ مہربانی کریں کہ lipstick of cosmetic programme سے باہر آئیں۔ اگر قانون سازی کرنی ہے، ہم اتنا خرچ کر کے آتے ہیں آپ کوئی کام کی قانون سازی لے آئیں تو وہ ہمارے سر آنکھوں پر، ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن آپ اس قسم کی جو قانون سازی لا رہے ہیں یہ مہربانی کر کے نہ لائیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! briefly سٹیٹمنٹ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں اس میں کیا گزارش کروں گا انہوں نے سلیکٹ کمیٹی کا کہا ہے اور یہ بل already سپیشل کمیٹی سے ہو کر آیا ہے۔ باقی انہیں بل سے تو اتفاق ہے اور ان کی طرف سے اس بل میں کوئی ترمیم نہیں آئی۔ اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہیں بل پر تو کوئی اعتراض ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

The motion moved and the queston is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid
11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (2), for para (a) the following be substituted:

"(a) design, siting, structural features, installation, maintenance, repair and alteration of workplaces and means of access thereto and egress therefrom."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (2), for para (a) the following be substituted:

"(a) design, siting, structural features, installation, maintenance, repair and alteration of workplaces and means of access thereto and egress therefrom."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 9 TO 11

MR SPEAKER: Now, Clauses 9 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 9 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

> "That for Clause 12 of the Bill, the following be substituted:
>
> "12. Registration of workplaces and approval of sites, buildings and other constructions to be used as workplaces.- An employer or a self-employed person shall not build, fit out, alter or use any site or building as a workplace, unless such plan, site or building is approved in such manner as may be prescribed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That for Clause 12 of the Bill, the following be substituted:
>
> "12. Registration of workplaces and approval of sites, buildings and other constructions to be used as workplaces.- An employer or a self-employed person shall not build, fit out, alter or use any site or building as a workplace, unless such plan, site or building is approved in such manner as may be prescribed."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 13 TO 32.

MR SPEAKER: Now, Clauses 13 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 13 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (c), the following be substituted:

"(c) "Committee" means a Committee constituted under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (c), the following be substituted:

"(c) "Committee" means a Committee constituted under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اس حوالے سے پہلے ہمارے ساتھ میٹنگ ہوگی اور پھر یہ بل ہاؤس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ ہمارے ساتھ اس بل کے حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی لہذا میں گزارش کروں گا کہ آپ اس بل کو ابھی take up نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ نے بات کرلی ہے اب وزیر قانون کی بات بھی سُن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اب ہر معزز ممبر کے ساتھ انفرادی طور پر مشاورت نہیں کی جا سکتی۔ جناب محمد وارث شاد یہاں تشریف فرماہیں۔ یہ on the floor of the House فرمادیں کہ میری ان کے ساتھ مشاورت ہوئی ہے یا نہیں اور ہم ان کی تسلّی کے مطابق ترامیم لے کر آئے ہیں یا نہیں؟ حکومت کی طرف سے اس بل میں ترامیم ان سے مشاورت کے بعد آئی ہیں اسی لئے اپوزیشن کی طرف سے اس بل میں کوئی ترمیم نہیں دی گئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا میرے لئے بہت محترم ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں اور میں ان کی عزت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس دن ہم نے ان سے اس بل کے حوالے سے میٹنگ کرنی تھی اُسی دن میٹنگ سے پہلے میں ان کے دفتر میں گیا تھا۔ ہماری ان کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ نہیں ہوئی کیونکہ اگر میٹنگ ہوتی تو میرے ساتھ دوسرے معزز ممبران بھی شریک ہوتے۔ ہم نے اس بل کے حوالے سے already ترامیم دی ہوئی ہیں جو کہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کے دفتر میں گیا، وہاں جا کر میں نے انہیں اپنے دو، تین یا چار پوائنٹس بتائے کہ میرے ذہن میں یہ پوائنٹس ہیں اور اگر آپ ان کو اس بل میں incorporate کر لیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا کہ مجھے آج نُور پور تھل ایک جنازے میں شریک ہونا ہے لہٰذا میں میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکوں گا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے چلا گیا تھا لیکن اس حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کے ذہن میں جو پوائنٹس تھے وہ آپ نے جناب محمد بشارت راجا کو بتا دیئے اور آپ وہاں سے چلے گئے کیونکہ آپ نے ایک جنازے میں شریک ہونا تھا۔ اب جناب محمد بشارت راجا کی بات سُن لیں کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد کی طرف سے جو تجاویز آئیں وہ ہم نے شامل کر لیں۔ اس وقت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں موجود نہیں ہیں اور میری ان کے ساتھ بھی اس بل کے حوالے سے مشاورت ہوئی ہے۔ حکومت نے تو اس بل میں ترامیم نہیں دینی تھیں۔ ہم نے تو ان کے ساتھ consultation کے بعد یہ ترامیم دی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ انصاف کریں گے۔ اس بل کے حوالے سے آپ کے حکم کے بعد ہمارے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! کیا محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس میٹنگ میں تشریف لائی تھیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کے ساتھ consultation کے بعد ہی اس بل میں حکومت کی طرف سے ترامیم دی گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آج اس بل کو take up نہ کیا جائے اور اس بل کو pending کر دیں کیونکہ اپوزیشن کے ساتھ اس حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس بل کے حوالے سے باقاعدہ کوئی میٹنگ conduct نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس بل کے حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف کے ساتھ مشاورت کریں۔ ان کی طرف سے جو پوائنٹس بتائے جائیں ان پر discussion کریں اور پھر اسے unanimously لے کر آئیں تو اچھا ہو گا۔ اس بل کو آج pending کر لیتے ہیں اور آپ اسے کل یا پرسوں لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل پہلے سے ہی pending چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! کوئی بات نہیں جو بلز زیادہ دیر سے pending چلے آ رہے تھے وہ تو آج منظور ہو گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف اس بل کے حوالے سے اپنے خدشات سے متعلق مجھے آگاہ تو کریں اور یہ اپنی ترامیم مجھے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کے جن چار پانچ لوگوں کو اس بل کے حوالے سے خدشات ہیں کہ یہ ایک اور نیب بننے جا رہا ہے تو وہ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں۔ آپ کے پاس for discussion کوئی solid چیزیں ہیں تو ان کی بابت جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ کر discuss کریں۔ اگر آپ کی ترامیم جائز ہوں گی تو وہ ان کو اس بل میں incorporate کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین):جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران آج ہی جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اپنی reservationsان سےdiscussکر لیں۔

جناب سپیکر:چودھری ظہیرالدین!آج ممکن نہیں اور اتنی جلدی بھی نہیں ہے۔جن بلز کی منظوری انتہائی ضروری تھی وہ پاس ہو چکے ہیں۔آپ اس بل کو جلدی میں منظور نہ کروائیں۔آپ اس کو دو، تین یا چار دن تک باہمی مشاورت کے بعد فائنل کر لیں۔یہ بل اگلے اجلاس میں بھی لایا جا سکتا ہے۔اس بل کے حوالے سے اتنی جلدی نہ کریں۔میرا خیال ہے کہ اس بل کو اگلے اجلاس میں take upکر لیں گے۔

اعلان

سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ۔24جنوری2019 کا اجلاسIN CAMERAمنعقد کرنے کا اعلان

(---جاری)

جناب سپیکر:کل تمام معزز ممبران کو سانحہ ساہیوال کے حوالے سےin camera briefing دی جائے گی اورin camera briefingکا مقصد اور طریق کار یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی معزز ممبر اس بارے میں باہر میڈیا یا کسی آدمی سے بات نہیں کرے گا۔معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ تمام معزز ممبران کے موبائل فون بھی باہر رکھے جائیں گے۔

اب اجلاس مورخہ 24۔جنوری2019بروز جمعرات بوقت صبح11:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔